

غزہ کھنڈرات میں پڑا ہے - لیکن یہ اکیلا نہیں

غزہ کھنڈرات میں پڑا ہے - لیکن یہ اکیلا نہیں -
اس کے ساتھ "دوبارہ کبھی نہیں" کے باقیات،
مغربی اقدار کا افسانہ،
بین الاقوامی قانون کے ٹکڑے،
اور دنیا کی نظروں میں اسرائیل کی ٹوٹی ہوئی تصویر پڑی ہے۔

غزہ کھنڈرات میں پڑا ہے

غزہ کی مادی تباہی ہمارے دور کی ایک نمایاں تصویر بن چکی ہے: پورے محلے مٹی میں مل گئے، ہسپتال قبرستانوں میں تبدیل ہو گئے، خاندان سول رجسٹری سے مٹا دیے گئے۔ اعداد و شمار سے آگے ایک گہری المیہ ہے - تسلسل، ثقافت، اور روزمرہ زندگی کا خاتمہ۔ غزہ کے کھنڈرات صرف جنگ کا نتیجہ نہیں؛ یہ ہائیوں کی غیر انسانی سلوک اور ناکہ بندی کا نتیجہ ہیں، ایک سست رفتار تباہی جسے دنیا نے تھکی ہوئی نظروں اور کمزور غم و غصے کے ساتھ دیکھا ہے۔

کھنڈرات نہ صرف بمباری کی بات کرتے ہیں بلکہ ترک کر دیے جانے کی بھی - ایک ایسی قوم کی جو مایوسی کی جغرافیہ میں پھنسی ہوئی ہے۔

"دوبارہ کبھی نہیں" کے باقیات

"دوبارہ کبھی نہیں" کبھی ایک اخلاقی عہد تھا - نسل کشی کے بعد بنایا گیا ایک عالمی عہد۔ لیکن غزہ میں یہ الفاظ کھوکھلے لگتے ہیں۔ ہولوکاسٹ کا سبق انسانیت کو تمام زندگیوں کے دفاع کے لیے جوڑنا تھا، نہ کہ ایک قوم کے ذریعے اسے اپنی ملکیت بنانا یا دوسری قوم کے دکھ کو جواز بنانا۔

جب وہی دنیا جو بڑے سیمانے پر مظالم کو روکنے کا عہد کرتی ہے، جب یہ سب براہ راست اسکریٹوں پر ہوتا ہے تو منہ موڑ لیتی ہے، دوبارہ کبھی نہیں ایک وعدے سے زیادہ ایک یادگار بن جاتا ہے۔ ایسی چیز جس پر یقین کرنے کے بجائے ماتم کیا جاتا ہے۔

مغربی اقدار کا افسانہ

دہائیوں سے مغربی ممالک نے خود کو جمہوریت، آزادی، اور انسانی حقوق کے محافظ کے طور پر پیش کیا۔ لیکن غزہ کے جواب نے ایک انتخابی اخلاقیات کو عیاں کر دیا: اتحادیوں کے لیے ایک معیار، باقی کے لیے دوسرا۔ وہ حکومتیں جو ”قوانین پر مبنی نظام“ کی بات کرتی ہیں، انہوں نے ناکہ بندی اور بھوک کو حمایت دی؛ جو آزادی کے دفاع کا دعویٰ کرتے ہیں، انہوں نے احتجاج کو جرم قرار دیا اور اختلاف رائے کو خاموش کیا۔

غزہ کے کھنڈرات میں، مغربی اقدار کا افسانہ اپنے حساب کتاب سے دوچار ہوتا ہے۔ جو باقی رہتا ہے وہ نظریات نہیں بلکہ مفادات ہیں۔ جغرافیائی سیاسی، معاشی، انتخابی۔ اخلاقی الفاظ باقی ہیں، لیکن ان کا معنی گل سڑ چکا ہے۔

بین الاقوامی قانون کے ٹکڑے

جب اسرائیلی سفیر نے جنرل اسمبلی میں اقوام متحدہ کے چارٹر کو اٹھا کر پھاڑ دیا، یہ صرف ایک اشارہ نہیں تھا۔ یہ ایک ایسی نظام کی علامت تھی جو پہلے ہی بکھر رہی ہے۔ طاقت کو روکنے کے لیے بنایا گیا بین الاقوامی قانون کاغذ تک محدود ہو چکا ہے: جب سہولت ہو تو اس کا حوالہ دیا جاتا ہے، جب اہم ہو تو اسے پھاڑ دیا جاتا ہے۔

جنگی جرائم کو حقیقی وقت میں دستاویزی کیا جا رہا ہے، لیکن جو ابھی دور دراز مستقبل تک مؤخر کر دی جاتی ہے۔ انصاف کو برقرار رکھنے والے ادارے ویٹو اور دوہرے معیاروں سے مفلوج ہیں۔ جو ٹکڑوں میں پڑا ہے وہ صرف ایک چارٹر نہیں بلکہ عالمی نظام کی ساکھ بھی ہے۔

دنیا کی نظروں میں اسرائیل کی ٹوٹی ہوئی تصویر

اسرائیل نے کبھی خود کو ایک محصور جمہوریت کے طور پر پیش کیا تھا۔ ایک ایسی قوم جو بقا کے لیے لڑ رہی ہے۔ لیکن جیسے جیسے غزہ کی تباہی کی تصاویر پھیلتی ہیں، یہ بیانہ ٹوٹ گیا ہے۔ دنیا بھر میں، بڑھتی ہوئی تعداد میں لوگ دفاع کے بجائے غلبہ، سیکورٹی

کے بجائے استثنیٰ دیکھتے ہیں۔

وہ اخلاقی سرمایہ جو دہائیوں تک اسرائیل کو ڈھال دیتا رہا، اس کے روایتی اتحادیوں میں بھی ختم ہو رہا ہے۔ استثنیٰ کا افسانہ۔ کہ اسرائیل ان اصولوں سے بالاتر ہے جو وہ دوسروں سے مانگتا ہے۔ غزہ کے پتھروں پر ٹوٹ گیا ہے۔

نتیجہ

جو کھنڈرات میں پڑا ہے، وہ صرف ایک شہر سے زیادہ ہے۔ یہ اخلاقی نظام کی عمارت ہے۔ یہ یقین کہ انسانیت سیکھتی ہے، کہ طاقت کو روکا جاسکتا ہے، کہ انصاف، قانون، اور اقدار جیسے الفاظ اب بھی وزن رکھتے ہیں۔

غزہ ہمارے دور کا آئینہ ہے۔ اس میں جھانکنا نہ صرف ایک قوم کی تباہی کو دیکھنا ہے بلکہ دنیا کے ضمیر کے زوال کو بھی دیکھنا ہے۔